

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُشْتَرِي لِهُوَ الْحَدِيثَ
لِيُخْلِي عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ﴾

اور لوگوں میں سے ایک وہ بھی ہے جو اختیار کرتا ہے لفڑا کام کو
تاکہ گمراہ کرے اللہ کی راہ سے۔ (سورہلقمان)

گانا، مزا امیر وغیرہ

اسلامی نقطہ نظر سے

مرتب

حضرت مولانا محمد دھودھات کونڈھوی مدظلہ

استاذ دارالعلوم زکریا جنوبی افریقہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضمایں

۱	تقریظگرامی: حضرت مولانا مفتی احمد بیات صاحبؒ:.....
۲	پیش لفظ از مرتب:.....
۳	قرآنی آیات اور احکام:.....
۴	احادیث مبارکہ:.....
۵	بزرگان دین کے مبارک فرائیں:.....
۶	شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ کا ارشاد گرامی:.....
۷	ٹیلی ویژن کے بارے میں ایک اہم فتویٰ:.....
۸	ٹی۔وی کے بارے میں عبرت ناک قصہ:.....
۹	سینما پر ایک نظر:.....
۱۰	مولانا احمد اشرف صاحب راندیریؒ کا ارشاد:.....
۱۱	ریڈ یو اور اس کا استعمال:.....
۱۲	مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم کا ارشاد:.....
۱۳	مفتی محمد یوسف صاحب لدھیانویؒ کا ایک اہم مختصر مضمون:.....
۱۴	خلفائے راشدین کی انمول باتیں:.....

۳۰	سات دعائیں از عارف باللہ حضرت حکیم محمد اختر صاحبؒ:.....	۱۵
۳۱	حضرت شیخ مفتی رضا الحق صاحب دامت برکاتہم کے چار فتوے:.....	۱۶
۳۲	(۱) اچھے اشعار خوش آوازی سے بلا مزیم پڑھنے کے بارے میں:..	۱۷
۳۳	(۲) جس جگہ دعوت میں منکرات ہوں وہاں جانے کے بارے میں:.....	۱۸
۳۴	(۳) نظم کے ساتھ دف بجانے کے بارے میں:.....	۱۹
۳۵	(۴) موبائل میں گھنٹی کی جگہ کلماتِ مقدسہ رکھنے کے بارے میں:....	۲۰
۳۶	موباکل کے بارے میں واضح ارشاد از مفتی محمد سلمان منصور پوری مدظلہ:.....	۲۱
۳۷	کانوں کا شکر:.....	۲۲
۳۸	گانستنا: کانوں کی ناشکری، فرمودہ مولانا عبد الرحیم متلا صاحبؒ:..	۲۳
۳۹	شکرگزار بننے کا طریقہ: فرمودہ مولانا عبد الرحیم متلا صاحبؒ:.....	۲۴
۴۰	ارشاد الملوک کی ایک جاندار عبارت:.....	۲۵
۴۱	سہارنپور خانقاہ میں ایک اہم اعلان:.....	۲۶
۴۲	شکر، ناشکری کے سلسلے میں ایک سچی کہانی: از حکیم الامت نور اللہ مرقدہ	۲۷
۴۳	آخری زمانہ کے دو فتنے:.....	۲۸
۴۴	عذابِ الہی کے اسباب:.....	۲۹
۴۵	کیا ایسا بھی ہو گا؟.....	۳۰
۴۶	ادعیہ مسنونہ، حدیث کی چند جامع دعائیں ترجیح کے ساتھ:.....	۳۱
۴۷	صرف اردو زبان میں آسان دعائیں:.....	۳۲
۴۸	مراجع و مصادر:.....	۳۳

تقریظِ گرامی

از حضرت مفتی احمد بیمات صاحبؒ

شیخ الحدیث و صدر مفتی دارالعلوم فلاح دارین، ترکیسر
بسم اللہ الرحمن الرحيم

ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کی پاک ذات کے لیے سزاوار ہے جس نے انسان کی ہدایت کے لیے قرآن اور اس کی تلاوت کو دل کی روشنی اور ایمان کی ترقی کا ذریعہ بنایا، بعد ازاں لاکھوں درود اور سلام ہوا اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جنہوں نے اپنے قول اور عمل سے دنیا والوں کو خدا پاک کی رضا مندی کا راستہ بتایا۔ حرام اور گناہ کی طرف لیجانے والی باتوں سے روکا اور اس کے نقصانوں سے بھی آگاہ کر دیا۔

افسوں کہ آج کل بہت سے مسلمان حرام چیزوں کو حلال کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، گیت سنگیت بھی اس میں سے ایک بڑا فتنہ ہے جسے مارڈن زمانہ کی تہذیب کا ایک جزو سمجھا جا رہا ہے اور دلیل پیش کی جا رہی ہے کہ عرب ممالک میں بھی ناج گانا چلتا ہے، سعودی حضرات بھی گیت سنگیت سنتے ہیں یاد کھئے! ہمارے لیے دلیل قرآن

پاک سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اجماع امت ہے اس کے سوکسی کا بھی قول یا عمل (خواہ کوئی بھی ہو) دلیل ہرگز نہیں بن سکتا!

گیت سنگیت انسان کے دل و دماغ پر جادوئی اثر کرتا ہے جس کے نتیجہ میں آج کتنے کھلے عام گناہ ہو رہے ہیں جو انسانی سوسائٹی کے لیے نہایت شرمناک ہیں، گھروں میں گانے، ریکارڈیں، بجا کر خود کو اور گھروں کو جہنم کا ایندھن بنارہے ہیں، اور پڑوسیوں اور محلہ والوں کے گناہ اپنے سر اٹھار ہے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ انسان کو ناجائز گیت گانایا دھواس سے تو یہ بہتر ہے کہ اس کا پیٹ خون اور پیپ سے بھر جائے (اللہ تعالیٰ حفاظت فرمادے)۔

علمائے دین کی ذمہ داری ہے حسب موقعہ وضروفت اپنی طاقت کے موافق اسلامی تعلیم سے واقف کرتے رہیں، جس سے امت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے نفع و نقصان کو سمجھ سکے اور غفلت سے بچ کر اللہ تعالیٰ کے احکام پر چلے چلائیں۔

برادر عزیز جناب مولانا محمد دھودھات صاحب قابل مبارک باد ہیں کہ انہوں نے گیت سنگیت سے متعلق باتوں پر معتبر کتابوں کی روشنی میں یہ رسالہ پیش کیا ہے۔ حق تعالیٰ ان کی محنت کو قبول فرمادے، ان کے لیے دارین کی ترقی کا ذریعہ بنائے اور ان سے زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت لے، بس یہی دعا ہے آمین۔

حررہ:

احمد بیمات غفرله، مئی ۱۹۸۲ء

شیخ الحدیث و مفتی دارالعلوم فلاح دارین ترکیسر، گجرات، اٹھیا۔

سلامت رکھے۔ آمین یا رب العالمین۔

اردو کے بعد انگریزی زبان میں بھی یہاں کی ضرورت کے مطابق اس کا ترجمہ شائع کرنے کا ارادہ ہے، ان شاء اللہ، واللہ ولی التوفیق۔ لا حول ولا قوۃ إلا باللہ العلی العظیم۔ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ وبارک وسلم۔ فقط والسلام مع الإکرام۔
دعاووں کا متنی:

العبد الضعیف:

محمد حودھات کوڈھوی الفلاحی غفرلہ
موئخرہ: ۱۳/مئی ۲۰۱۶ء۔

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین، والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد وعلی آلہ وأصحابہ واتباعہ أجمعین۔

احقر جب مدرسہ مقنح العلوم ترانج ضلع سورت میں خدمت انجام دے رہا تھا تو ۱۹۸۲ء میں یہ رسالہ: ”گانا، مزامیر وغیرہ اسلامی نقطہ نظر سے“ گھر تی زبان میں طبع ہوا تھا، ابھی ساتھ افریقہ دارالعلوم زکریا کے قیام کے درمیان اس کی اردو ترجمانی کا داعیہ پیدا ہوا تھا اور خدا گرتوفیق نہ دے انسان کے بس کی بات نہیں۔ محمد اللہ کام شروع کیا اور معدود دے چند دن میں محمد اللہ تعالیٰ مزید چند مضامین کے اضافے کے ساتھ تکمیل سے بہ طابق ۶/شعبان ۱۴۳۲ھ بروز جمعہ فراغت حاصل ہوئی، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور اہل اسلام کے لیے خوب نفع بخش بنائے۔

جن اکابر اہل علم کے فیض بخش کلام سے اس رسالہ میں استفادہ کیا گیا ہے اگر وہ انتقال فرمائچے ہیں تو حق جل شانہ سے بصمیم قلب عاجزانہ دعا ہے کہ ان کے ساتھ اپنی خاص الخاص رحمت و مغفرت کا معاملہ فرمائے اور جنت الفردوس میں بلند درجات سے نوازے، اور جو بقید حیات ہیں، ان کو عافیت اور خیر و برکت کے ساتھ تادیریز نہ و

قرآنی آیات و احکام

سورہ لقمان میں حق تعالیٰ فرماتے ہیں:

اور لوگوں میں سے بعض آدمی ایسے ہیں جو قرآن سے منہ پھیر کے اللہ تعالیٰ سے غفلت میں ڈالنے والی چیزوں کو اختیار کرتے ہیں کہ جس سے بلا کچھ سمجھے اللہ کی راہ سے لوگوں کو بہکاتے ہیں نیز اس راہ کا ٹھٹھا مذاق اڑاؤیں، ایسے لوگوں کے لیے ذمیل کرنے والا عذاب ہے۔

اس آیت میں لہوا حدیث، کا جو لفظ آیا ہے اس کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن عباس رض فرماتے ہیں کہ اس سے مراد گان تان اور میوزیک ہی ہے، حضرت حسن رض اس کی تشریح اس طرح فرماتے ہیں کہ ”لہوا حدیث“، (یعنی غفلت اور کھلیل کی باتوں میں) ہر وہ کام شامل ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور یاد سے دور کرنے والی ہو، جیسے جھوٹے قصے، من گھڑ کہانیاں، بے کارپی مذاق، بے ضرورت فضول کام اور گیت سنگیت وغیرہ۔ (تفسیر روح المعانی)۔

مفتوحی محمد شفیع صاحب [ؒ] اس آیت کے شانِ نزول کے بارے میں لکھتے ہیں کہ نظر بن حارث نام کا مشرکین مکہ میں سے ایک بڑا تاجر تھا اور تجارت کی غرض سے مختلف

ممالک میں جاتا تھا، وہ ملک فارس سے عجم کے بادشاہوں کے تاریخی قصے خرید کر لایا، اور ملک کے مشرکین سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم کو عاد و ثمود کے قصے سناتے ہیں، میں تمہیں اس سے بہتر ستم، اسفندیار اور دوسرا بادشاہوں کے قصے سناتا ہوں، یہ اس کے قصے نہایت دلچسپی کے ساتھ سننے لگے کیونکہ ان میں کسی بات کی تعلیم تو مطلق نہیں تھی کہ جس پر عمل کرنے کی محنت اٹھانی پڑتی اس کی وجہ سے بہت سے مشرکین کو جو اس سے پہلے کلام الہی سے کچھ منتاثر ہو چکے تھے قرآن سے اعراض اور ہٹنے کا بہانہ مل گیا۔

مزید بر اس یہ کافر تاجر ایک خوش المانگا نے والی بھی خرید کر اپنے ساتھ لا یا تھا اس کے ذریعہ سے اس نے لوگوں کو قرآن سننے سے روکنے کا یہ طریقہ اختیار کیا تھا کہ جو لوگ قرآن سننے کا شوق ظاہر کرتے ان کو اپنی اس باندی سے گانا سنا تھا اور کہتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں قرآن سننا کر کہتے ہیں کہ نماز پڑھو، روزے رکھو اور اپنی جان مال خرچ کرو جس میں سوائے تکلیف کے اور کچھ نہیں، آؤ تم یہ گانیں سنو اور مزے اڑاؤ۔ (معارف القرآن، جلد ہفتہ، ص ۷)۔

☆ مذکورہ آیت کے باقی فوائد: ...حضرت تھانوی فرماتے ہیں کہ آیت کے نزول کا سبب اگرچہ خاص ہے مگر آیت کے الفاظ عام ہونے کے باعث اس کا حکم بھی عام رہے گا، لہذا جو بھی کام دین اسلام سے پھر نے یاد و سروں کو ہٹانے کا سبب بنے وہ حرام بلکہ کفر ہے، اور جو کام شرعی اعمال سے رکاوٹ بننے یا کسی گناہ کا سبب بن جائے وہ معصیت ہے، اور جو کام واجب کے چھوٹنے کا سبب بنے وہ جائز ہے لیکن بے فائدہ ہونے کے باعث خلاف اولی ہے، اس آیت میں ہر اس گناہ کا حرام ہونا ثابت ہو چکا جو عملی اعتبار سے دین سے غفلت کی طرف لے جائے یا عقیدہ کے لحاظ سے گمراہی کا سبب

ہو اور سچی بات یہ ہے کہ جو کام ان دونوں باتوں سے خالی ہوا س کے لیے یہ حکم نہیں ہے۔ (تفسیر بیان القرآن)۔

مفہی شفیع صاحب لکھتے ہیں: جو چیز بھی انسان کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور یاد نیز دین، دنیا کے ضروری کاموں سے غافل کر دیوے سب لہو میں شمار ہوتے ہیں اور بعض اوقات ایسے کاموں کو بھی لہو کہا جاتا ہے جو غیر مفید ہو صرف وقت گزارنے کا مشغله یادل بہلانے کا سامان ہو۔ (اللّٰهُمَّ احفظنَا).

آج کل کتنے نوجوان تھنھ ناویلیں، فاسق فاجر لوگوں کی تاریخ، حالاتِ زندگی وابہی شاعری اور کہانیاں پڑھنے کے شوقین ہو گئے ہیں یہ تمام باتیں لہو میں داخل ہونے کے سبب ان سے بہت بہی دور رہنے کی ضرورت ہے۔ (معارف القرآن)۔

مولانا عبدالماجد دریابادی لکھتے ہیں کہ آج کی مہذب ترقی یافتہ دنیا نے خدا اور آخرت سے غافل کرنے کے لیے سینما، نسلک، کھیل، تماشہ اور ناول وغیرہ کافن اور آرٹ کے نام سے جو کارنامہ پیش کیا ہے اس کو دیکھنا جائز اور منع ہے۔

جو لوگ ایسے کرتوں سے خدا کے دین کو نقصان پہنچا رہے ہیں ان کے لیے اصل عذاب تو آخرت ہی میں ہے، دنیا میں بھی اس کا اثر نظر آتا ہے کہ یہ ہجرے، گوئے، رہنڈیاں، ناق کو دکرنے والے اور دیگر غفلت میں بنتلا کرنے والی چیزوں سے تعلق رکھنے والے لوگ دنیا میں بھی کیسے ذلیل اور بے حیثیت رہتے ہیں۔ (تفسیر ماجدی)۔

دوسری آیت میں باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اور اس وقت کو یاد کر جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو، تو سب نے سجدہ کیا مگر شیطان نے نہ کیا بولا کیا میں ایسے آدمی کو سجدہ کروں جس کو تو نے مٹی سے بنایا

ہے؟ پھر مردود ہو کر کہنے لگا ٹھیک ہے تو اگر مجھے قیامت تک مہلت دے گا تو میں بھی سوائے بعض کے اس کی ساری اولاد کو اپنے قبضہ میں کرلوں گا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا جادور ہو جا پھر ان میں سے جو کوئی تیرے ساتھ ہو گا پھر تم سب کی سزا جہنم ہے پورا بدله (سورہ بنی اسرائیل) اور ان میں جس جس پر تیرا قابو چلے ان کو اپنی آواز سے ڈگمگا دے ان کے قدم سیدھے راستہ سے ہٹا دے اور ان سارا لشکر ان پر دوڑا دے۔ (پارہ: ۱۵)۔

آواز سے مطلب خدا پاک کی نافرمانی کی طرف بلانے والے آواز ہیں گیت سنگیت کا ساز و سامان (آلات موسيقی) بھی اس میں شامل ہیں اس کے ذریعہ شیطان انسان کے دل میں وسوسة ڈالتا ہے، ہمیشہ شیطان کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ و حفاظت مانگتے رہنا چاہئے۔

تیسرا جگہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

کیا تم اس قرآن سے تعجب کرتے ہو؟ اور ہنستے ہو روتے نہیں اور تم غفلت غور اور گانے بجانے میں مست ہو! (سورہ نجم)۔ لا حول ولا قوة إلا بالله۔

قیامت کا نزدیک ہونا سنکر خدا پاک کے خوف سے رونا اور گھبرا کر اپنے بچاؤ کی تیاری میں لگ جانا مناسب تھا، مگر اس کے برخلاف تعجب، خوشی اور گان تان میں مشغول ہو کر قرآن پاک سے نفرت ظاہر کرتے ہو تو ہماری اس سمجھ اور بے پرواہی پر حیرت ہوتی ہے۔ (ترجمہ قرآن مولانا عبد الرحیم صاحب راندری)۔

مذکورہ آیات سے شیخ شہاب الدین سہروردیؒ نے اپنی کتاب ”عوارف المعارف“ میں گیت سنگیت کا حرام ہونا ثابت کیا ہے۔ (احکام القرآن)۔

سورہ فرقان میں ارشاد ہے: اور اللہ تعالیٰ کے وہ نیک بندے ایسے ہیں کہ فضول کاموں میں شامل نہیں ہوتے اور بھی نامناسب کاموں کے پاس سے گزر ہوتا ہے تو سنجیدگی اور وقار کے ساتھ نکل جاتے ہیں، حق تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کی ایک نشانی یہ بتائی ہے کہ وہ فضول بے فائدہ کاموں کے قریب سے وقار اور خاموشی کے ساتھ چلے جاتے ہیں نہ وہاں کھڑے رہتے ہیں اور نہ نافرمان لوگوں کو ذلیل کر کے اپنی بڑائی ظاہر کرتے ہیں۔

اس آیت میں جھوٹ اور ناجائز جالس میں حاضری مراد ہے جس میں کفار کے تھواں، بد چلن لوگوں کے اڈے، میلے تھیلے، ناج کو دیکھ لیں اور سینما تھیڑ وغیرہ داخل ہیں، ایسی جگہوں پر جانا واقعی ایک شریف مومن کی شان کے خلاف ہے۔ سورہ بنی اسرائیل کی ایک اور آیت میں ارشاد ہے: بے شک کان، آنکھ اور دل ان کے بارے میں ہر ایک سے پوچھا جائے گا، کہ تم نے ان سے کتنا کام جائز اور اچھی جگہوں پر لیا اور ناجائز غلط جگہوں پر کتنا کام لیا؟

سورہ مومنون میں ارشاد ہے: یقیناً کامیاب اور بامراہ ہو گئے وہ اہل ایمان جو فضول باتوں سے علیحدہ رہنے والے ہیں، دینی اور دینوی اعتبار سے غیر ضروری اور غیر مفید کام میں وقت لگانا مسلمان کی شان کے خلاف ہے ہاں سیر و تفریق اور مسرت بخش اشیاء دیکھنا شرعی حدود میں رہ کر جتنا جسمانی صحبت اور دل کی راحت کے لیے ضروری ہے اس کا شمار فضولیات میں نہیں ہے۔ (تفسیر ماجدی)۔

مفہی شفع صاحبؒ لکھتے ہیں کہ قرآن پاک کی سب آیات اور ان کی تفسیروں کے مطالعہ سے گیت سنگیت اور میوزیک کا حرام ہونا بالکل صاف معلوم ہوتا ہے۔ (احکام

القرآن)۔

اس کے بعد آقا نے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی صحیح احادیث مبارکہ پیش کی جاتی ہیں جو بڑی مفید اور عبرت انگیز ہیں، آپ ہمارے نبی خاتم النبیین للعلمین ہیں، جزی اللہ عننا خیر ما جازی نبیاً عن أمهه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ أجمعین و بارک وسلام تسلیماً کثیراً کثیراً۔

احادیث نبویہ

(علیٰ صاحبہا الصلاۃ والسلام)

☆ گیت سنگیت اور فضول باتیں دل میں نفاق (خرابی اور ناقلوں) پیدا کرتی ہیں جس طرح پانی سے کھیتی کی پیداوار ہوتی ہے، اور قسم اللہ کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے بے شک قرآن اور اللہ تعالیٰ کا ذکر درل میں اس طرح ایمان پیدا کرتے ہیں جس طرح پانی گھاس کو اگاتا ہے۔

☆ قیامت جوں جوں نزدیک ہوتی جائے گی موج مزہ اور ناج کو دیں زیادتی ہوگی، ایسے کاموں پر زمین اور آسمان سے اللہ کے عذاب اُتریں گے۔

اس امت میں سے ایک جماعت آخری زمانہ میں سورا اور بندر کی صورت میں بدل دی جائے گی، صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا وہ لوگ "لا إله إلا الله محمد رسول الله" نہ پڑھتے ہوں گے فرمایا: ہاں بے شک وہ کلمہ پڑھتے ہوں گے اس کے ساتھ نمازی بھی ہوں گے، روزہ بھی رکھتے ہوں گے، حج بھی کرتے ہوں گے، پوچھا گیا کہ کیا ایسے لوگوں کی بھی ایسی خراب حالت ہوگی؟ ارشاد فرمایا: ہاں! کیونکہ

انہوں نے گیت سنگیت اور رنڈیوں کو پسند کی ہوگی۔

☆ خدا تعالیٰ نے مجھے ہدایت اور رحمت بنا کر دنیا میں بھیجا ہے اور حکم دیا ہے کہ میں موسیقی اور گیت سنگیت کو ختم کروں، آپ لوگ قرآن کی تلاوت کر کے اپنے دل کو کیوں خوش نہیں کرتے۔

☆ جو شخص دنیا میں گانا سنے گا اس کے دونوں کان میں سیسے گرم کر کے ڈال جائے گا۔

☆ جس نے راگ اور میوزیک کی طرف کان لگائے اس کو جنت کے روحانی بندوں کی آواز سے محروم رکھا جائے گا پوچھا گیا روحانی بندے کون ہیں؟ تو جواب میں ارشاد فرمایا قراء جنت یعنی جنت کے قاریوں کی آواز سے محروم رکھے جائیں گے۔

☆ گیت سنگیت سے دور رہنے والے بندوں کو خوش کرنے کے لیے حق تعالیٰ فرشتوں سے فرمائیں گے، ان کو میری تسبیح و تجدید پڑھ کر سناو، پھر وہ بندے ایسی پیاری آواز منیں گے کہ ایسی سرو بخش آواز کسی نے نہیں بھی نہ ہوگی۔

☆ اس ذات کی قسم جس نے مجھے دین حق لے کر بھیجا ہے جب کوئی آدمی اپنی آواز گانے کے لیے بلند کرتا ہے تو خدا نے پاک اس کے اوپر دو شیطان مقرر کر دیتا ہے جو اس کے کندھے پر بیٹھ کر اس کے خاموش ہونے تک اس کے سینے میں لات مارتے رہتے ہیں۔

☆ گانیں اور موسیقی کی آواز مننا گناہ ہے وہاں بیٹھنا گناہ میں حد سے بڑھنا اور سخت نافرمانی ہے اور اس سے مزہ اور لطف اٹھانا کفر اور نعمت کی ناشکری ہے۔

مطلوب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے گانا گانے اور سننے سے سخت ممانعت فرمائی ہے اور ایسی آواز پر لعنت (اللہ کی رحمت سے دور ہونے کی بدععا) فرمائی ہے۔ خدا پاک ہماری اور امت کی حفاظت فرمادے۔ (آمین)۔
یہ سب روایات حضرت مفتی شفیع صاحبؒ کی عربی کتاب ”احکام القرآن“ میں نقل کی گئی ہیں۔

بزرگانِ دین کے مبارک فرامیں؛

حضرت یزید بن ولید فرماتے ہیں کہ تم گیت سنگیت سے اپنے کو دور رکھو، کیونکہ یہ چیز شرم کو گھٹا کر خواہشات میں اضافہ کرتی ہے۔ اخلاق اور انسانیت کو بر باد کر دیتی ہے نیز جتنا نقصان شراب میں ہے اتنا ہی نقصان اس میں بھی ہے۔

☆ حضرت ضحاکؓ فرماتے ہیں کہ ”گان تان مال کو ختم کرنے والا، پروردگار کو ناراض کرنے والا اور دل کو خواب کرنے والا ہے۔ (روح المعانی)۔

☆ حضرت امام غزالیؓ نے لکھا ہے کہ جس گھریں موسیقی بھتی ہے اس کی نحوست (خرابی اور بے برکتی) چالیس مکانوں تک پھیلاتی ہے۔

☆ حضرت فضیل بن عیاضؓ فرماتے ہیں: گانا بجانا، زنا اور بد کاری کا منتر ہے اس سے ضرور بچتے رہو۔

☆ حضرت امام مالکؓ فرماتے ہیں کہ گان تان فاسقوں (بد کار لوگوں) کا کام ہے۔

حضرت مولانا مناظر حسن گیلانیؓ فرماتے ہیں کہ غلط تعلق اور ناجائز عشق میں

شیطان کو ختنی مددگیرت سنگیت سے ملی ہے اتنی کسی اور چیز سے نہیں ملی ہے انسان کی بربادی کے لیے اتنا زوردار تھیار شاید ہی ملا ہوگا۔

☆ سلیمان بن عبد الملک[ؐ] نے فرمایا: اونٹ چلاتا ہے تو اونٹی مستی کرتی ہے، بکرا شہوت کے جوش میں جب آواز کرتا ہے تو بکری بے چین ہو جاتی ہے، کبوتر اپنی خاص ادا سے بولنا شروع کرتا ہے تو کبوتری پر خوشی چھا جاتی ہے اور مرد جب گاتا ہے تو عورت پر خوشی اور شوق کا جذبہ جھلنکے لگتا ہے۔ (یہ کام کس طرح جائز ہو سکتا ہے؟)۔

☆ غوث العظیم حضرت عبدالقادر جیلانی[ؐ] فرماتے ہیں کہ راگ سے ایسے اشعار اور غزل پڑھنا جو طبیعت میں شوق پیدا کرنے والے ہوں جیسے عاشق معشوق کی خوبی کا بیان کرنا یا عشق محبت اور شوق ظاہر کرنا اور ایسا گانا سننا جس سے حرام کاموں کی رغبت پیدا ہوئی کسی کے لیے بھی جائز نہیں۔ (فتاویٰ رجیہ)۔

☆ حضرت شیخ سعدی[ؓ] فرماتے ہیں: بھائیو! میں تم کو کلام کی حقیقت اور حکم سمجھاؤں، قبل اس کے مجھے یہ جانا ضروری ہے کہ حمد و نعمت والا کلام سننے والا کون ہے اگر اسے خدا کا قرب نصیب ہے تو محبت سے پُر اشعار سننے سے اس کی روحانیت میں اتنی ترقی ہوتی ہے کہ فرشتے بھی اس درجہ تک نہیں پہنچ سکتے۔ اور اگر کھیل تماشہ کا شیدائی اور آزاد خیال کا آدمی ہو تو اس کی زندگی میں غفلت اور مستی کی مقدار پہلے سے زیادہ بڑھ جائے گی، خواہش کے پیچھے چلنے والا کلام کی حقیقت کو کیا سمجھ سکتا ہے؟ اچھی آواز سے تو سویا ہوا آدمی جاگ اُٹھتا ہے نہ کہ مد ہوش ہو کر پڑا ہے۔

صح کے سہانے وقت جب ٹھنڈی ہو چلتی ہے تو پھول کی کلیاں کھل اٹھتی ہیں اور سوکھے لکڑے پر اس کا کچھ اثر نہیں ہوتا کہا ری ہی اسے پھاڑ سکتی ہے، قدرت کی نشانی

اور معرفت ظاہر کرتے گیت سنگیت سے پوری دنیا گونج رہی ہے مگر ہمارے کان ہر وقت کھلنہیں رہتے، بیچارا انہا آدمی آئینہ میں کیا دیکھ سکتا ہے!

اگر تیری ذات میں عشق و محبت کامادہ ہے تو قول اور گوئے کی آواز نہیں بلکہ ہر جاندار کی نقل و حرکت اور پرندوں کی آواز اور چچھات تیرے لیے فرحت بخش سنگیت ہے اللہ والے اس کو دیکھ کر سنکرائے مالک کی یاد میں ڈوب جاتے ہیں۔

کیا تجھے معلوم نہیں کہ اونٹ اپنے مالک کا گیت (ترانہ) سنکر کیا مست اور بے خود بن کر تیزی اور چھتی سے قدم اٹھاتا ہے جب اتنا زیادہ تعقیل اور خوشی کا جذبہ اونٹ کے اندر رہی ہے تو پھر اگر سمجھدار انسان میں اللہ کا حکم سنکراس کی فرماں برداری کی اتنی فکر اور شوق نہ پیدا ہو تو وہ انسان نہیں بلکہ گدھا ہے۔ (بوستان سعدی)۔

☆ حکیم الامت حضرت تھانوی[ؒ] فرماتے ہیں : گانا بجانا میوز یک سنادل کو برباد کر دیتے ہیں کیوں کہ طبائع میں برائی کی مقدار زیادہ ہے اور گان تان سے انسان کے اندر موجود کیفیت حرکت اور جوش میں آجائی ہے، طبیعت کو خوش کرنے کے لیے گانا سننا گناہ کبیرہ ہے۔ (تلمیز الدین حضرت مولانا اشرف علی صاحب)۔

مفہومی گجرات حضرت مفتی اسماعیل بسم اللہ صاحب[ؒ] لکھتے ہیں کہ آج کے زمانہ میں جو سنگیت چلتا ہے اور قول اور رنڈیاں جس طرح گاتے ہیں اس کی اجازت چاروں مذاہب میں سے کسی میں بھی نہیں بلتنی شریعت نے لہو لعب (کھیل تماشہ) کی ہر چیز حرام و منوع قرار دی ہے جس میں ڈھول، طبلہ، سارنگی، وغیرہ داخل ہیں، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت میں ایسے آدمی بھی ہوں گے جو رشیم، شراب گانا بچہ کو حلال کہنے والے ہوں گے ان کی صورت بذر، سور جیسی ہو جائے گی اور ان کو زمین

میں دھنسا دیا جائے گا اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت فرمادے۔ آمین۔ (فتاویٰ مسلم گجرات)۔
استاذِ محترم حضرت مولانا ذوالفقار احمد صاحب گوالیاریؒ فرماتے ہیں کہ افسوس!
آج ہمارا نوجوان یہ بھول گیا کہ فلمی گانوں کی لے (سر۔ آواز) میں معرفت کی تلاش
خلائے سیطہ میں انسانی سفر سے زیادہ تعجب انگیز، ناول کی دنیاۓ غم میں حقیقت کی کھوچ
تاریخ کا عظیم سانحہ رقص و سرود کے تھیڑر کی حاضری سے روح کا علاج عالم کا سب سے
بردا عجوبہ۔ ٹی۔ وی اور سینما کے پردہ پرمغموم دل کی تسلی کا سُراغ موت کا بھیانک سایہ،
عریاں تصاویر بینی میں حسن کی دریافت شیخ چلی کے خوابوں سے زیادہ مضکمہ خیز، طبلے
اور سارنگی کے ساز میں دل کی بیداری کی جستجو عقل باختی کی علامت ہے۔ یہ سب کام نہ
مسلم کی منزل، نہ اس کے صحیح سمت اٹھنے والے قدم ہیں، بلکہ یہ وہ مشتعلے ہیں جو تو مون
کے عروج کے بعد زوال کا سبب بنے ہیں۔

ہمارا مقصد نصیحت تھی ہم نے کہدی
تم کو خدا کے حوالہ کر کے بس جاری ہے ہیں!

(از اکابر کے ارشادات)۔

☆ قطب عالم حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ فرماتے ہیں کہ
آج کل اس بات کو خوبی سمجھا جاتا ہے کہ آدمی صلح کل رہے یعنی سب کے ساتھ ملا جلا
رہے جیسی جگہ ہو دیسی ہی بات کرنے لگے اسی کا نام کمال اور اخلاق سمجھا جاتا ہے حالانکہ
یہ طریقہ علی الاطلاق غلط ہے بلکہ جہاں امر بالمعروف، نبی عن المنکر قطعاً مفید نہ ہو ممکن
ہے کہ صرف سکوت کی کچھ کنجائش نکل آؤے (نہ کہ ہاں میں ہاں ملانے) لیکن جہاں
مفید ہو سکتا ہے مثلاً اپنی اولاد، اپنے ماتحت لوگوں میں وہاں کسی طرح بھی سکوت کمال

اخلاق نہیں بلکہ سکوت کرنے والا دینی و دینی اعتبار سے خود مجرم ہے۔

حضرت سفیان ثوریؓ کہتے ہیں کہ جو شخص اپنے پڑوسیوں کو محظوظ ہوا پنے
احباب میں محمود ہو (اغلب یہ ہے کہ) وہ مداحن (دین میں نرمی و سستی کرنے والا)
ہوگا۔ (فضائل تبلیغ)۔

☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کلمہ توحید، لا الہ الا اللہ محمد رسول
اللہ اپنے کہنے والے کو ہمیشہ نفع دیتا ہے اور اس سے عذاب و بلا کو دفع کرتا ہے جب تک
کہ اس کے حقوق سے بے پرواہی اور استخفاف نہ کیا جاوے صحابہؓ نے عرض کیا کہ اس
کے حقوق سے بے پرواہی واستخفاف کئے جانے کا کیا مطلب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی نافرمانیاں کھلے طور پر کی جائیں اور ان کو بند کرنے کی کوئی
 کوشش نہ کی جائے۔

اب آپ ہی ذرا الاصاف سے فرمائیے کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں
کی کوئی انتہا، کوئی حد ہے اور اس کے روکنے یا بند کرنے کی یا کم از کم تقلیل کی کوئی سعی،
کوئی کوشش ہے، ہرگز نہیں، ایسے خطناک ماحول میں مسلمانوں کا عالم میں موجود ہونا ہی
اللہ تعالیٰ کا حقیقی انعام ہے، ورنہ ہم نے اپنی بر بادی کے لیے کیا کچھ اسباب پیدا نہیں
کر لیے ہیں۔ (فضائل تبلیغ)۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب میری امت دنیا کو بڑی چیز سمجھنے
لگے گی تو اسلام کی بیت اور وقت اس کے قلوب سے نکل جائے گی اور جب امر
بالمعروف اور نبی عن المنکر چھوڑ بیٹھے گی تو وہی کی برکات سے محروم ہو جائیگی اور جب
آپس میں گالی گلوچ اختیار کرے گی تو اللہ جل شانہ کی نگاہ سے گرجائے گی۔ (حوالہ

بالا۔)

ٹیلی ویزنا کے بارے میں ایک اہم فتویٰ:

حضرت مولانا مفتی احمد بیمات صاحبؒ ایک فتویٰ میں لکھتے ہیں کہ ٹی وی کا استعمال جائز اور ناجائز دونوں کاموں میں ہوتا ہے اس لیے حرام کاموں سے بچے، جائز کاموں میں استعمال جائز ہے، جیسے خبریں سننا، قراءت سننا، تعلیم حاصل کرنا، کھانے پینے کی ترکیب بناتے سیکھنا، کسی جگہ کے جلسہ کا پروگرام دیکھنا اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ اس میں اتنی زیادہ مشغولی چاہئے کہ جس نمازیں چھوٹ جاویں یا قضا ہو جائیں اگر مذکورہ کام کرنے والے مرد ہوں تو مرد کے لیے اور عورتوں کے لیے ٹی وی دیکھنا جائز ہے ورنہ تو خبر سننا بھی جائز نہیں، خبریں اپنی جگہ رہ جائے گی اور ٹی وی دیکھنے والا کو دیکھتا رہے گا جو جائز نہیں۔

ٹی وی پر گانازنما میوزیک سننگی تصویریں دیکھا رہنڈیوں کے ناج دیکھنا اور سینما دیکھنا کفر کے کام اور بے شری کے حالات دیکھنا قتل و خون ریزی کے واقعات دیکھنا پیچ دیکھنا وغیرہ ایسے سخت نقصان دہ گناہ کے کام ہیں جس کی اسلام میں بالکل اجازت نہیں ہے اس کے علاوہ دنیوی اعتبار سے بھی اس کے نقصانات ظاہر ہے ایسا بے وقوف آدمی موج مزہ میں مشغول ہو کر اپنی ذمہ داری کا بھی خیال بھول جاتا ہے دنیا کے کام و حندے میں بھی دل رکاتے نہیں ریڈ یو پر کریکٹ کی کومنٹری کے وقت بائیکس آدمی بائیکس کروڑ کو بے وقوف بناتے ہیں ٹی وی دیکھنے والا اپنی ذات کو اپنے خاندان کو اپنی سماج سوسائٹی اور ملک کو بڑا بھاری نقصان پہنچاتا ہے اس کو دیکھنے سے صحت خراب ہوتی ہے

آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں ریڈ یو سینماٹی وی ویڈیو کے شوقین دلدادوں لوگ بڑے تنگ نظری کے شکار ہو جاتے ہیں امیر یکین ٹائمز میں لکھا ہے کہ ٹی وی سے انسان کی طبیعت میں جوش اٹھتا ہے اور سما جک گناہ بڑھتے ہیں پروفیسر لوڈل لیٹل کہتا ہے کہ ٹی وی بنانے والا بڑا بد نصیب آدمی تھا جس نے سماج میں خرابی پھیلانے والی چیز ایجاد کی مسٹر ٹینڈل ڈائریکٹر لکھتا ہے کہ ٹی وی کی وجہ سے لڑکے بجائے تعلیم کے گناہوں میں پھنسنے ہیں ٹی وی دیکھنے والے سماج سوسائٹی کے کاموں سے دور بر کنار رہتے ہیں سماج میں کوئی اچھا کام کرنے کا ان میں جذبہ نہیں رہتا۔

اسلام نے انسان کو دنیا و آخرت آباد کرنے کے اصول بتائے ہیں لہذا انسان کو اپنے وقت کی قدر و تیمت جانی ضروری ہے مسلمانوں کو سوچنا چاہئے کہ جس چیز سے اتنے زیادہ دینی دنیوی نقصانات ہوں کو دیکھنے سے یا گھر میں رکھنے سے آخر کیا فائدہ؟ آج سے پچاس سال پہلے گناہوں کے لیے گھر سے باہر جانا پڑتا تھا ب تو یہ گناہ کا کام گھر میں بیٹھے بیٹھے کیا جاتا ہے یہی نحودست پھیلانے والے آلمان میں ہے۔

مذکورہ بالا شرطوں کی پابندی کے ساتھ اس کو استعمال کرنے کی گنجائش ہے اس کے علاوہ دوسرے کاموں میں استعمال کرنا حرام ہے، مگر آج اس کا استعمال زیادہ تر تکمیل تماشہ میں ہی ہو رہا ہے اس لیے بعض مفتی حضرات نے ٹی وی کا استعمال بلا کسی شرط کے ناجائز قرار دیا ہے اور گناہ کا دروازہ بند کرنے کی غرض سے یہ درست بھی ہے۔ (نظم الفتاویٰ)۔

لُیٰ وی کے بارے میں عبرت ناک قصہ دو دوست تھے ایک جدہ میں رہتا تھا دوسرا ریاض میں دونوں میں گھر اعلق بھی تھا دونوں دیندار بھی تھے ریاض والے دوست کے گھروں نے گھر میں لُیٰ وی لانے کا بڑا اصرار کیا اس نے بیوی بچوں کو خوش کرنے کے لیے لُیٰ وی خرید کر گھر میں رکھ دی تھوڑے دنوں کے بعد اس کا انتقال ہو گیا جدہ کے دوست نے اس کو تین مرتبہ خواب میں دیکھا ہر مرتبہ عذاب کی حالت میں تھا اور اس نے خواب میں تینوں دفعہ اس جدہ والے دوست سے کہا کہ خدا کے واسطے میرے گھروں سے کہو کہ وہ گھر سے لُیٰ وی نکال دے کیونکہ جب سے مجھے دن کیا گیا ہے میرے اوپر لُیٰ وی کی وجہ سے عذاب جاری ہے میں نے ہی خرید کر گھر میں رکھی تھی وہ لوگ مزے اڑاتے ہیں اور میں عذاب میں بنتا ہوں جدہ والا دوست ریاض پہنچا اور اس کے گھروں کو خواب سنایا اور یہ بھی کہا کہ میں نے تین بار اس طرح دیکھا ہے گھروں نے لگے اس کا بڑا بیٹا اٹھا اور غصہ میں لُیٰ وی اٹھا کر پڑھ دی جب جدہ والپس ہوا تو پھر اپنے دوست کو خواب میں دیکھا اس کی حالت اچھی تھی اس کے چہرے پر وونق تھی اس نے دعا دی اللہ جل جلالہ تجھے بھی مصیبتوں سے بچائے رکھے جس طرح تو نے میری پریشانی دور کر دی

-(لُیٰ وی کی بتاہ کاریاں)۔

گھر میں لہو ولعب کی چیزوں کے بارے میں حضرت مفتی شفیع صاحب لکھتے ہیں کہ کھیل کو داور گانا بجائے کی ایسی چیزیں جن کا استعمال شرعاً ناجائز ہیں گھروں میں

رکھنا بھی کروہ اور جرم ہے اگرچہ اس کا استعمال نہ کرنے میں آتا ہو۔ (کشکول)۔

سینما پر ایک نظر

یہ ایک حقیقت ہے اور انسان کی فطرت میں بھی داخل ہے کہ وہ جس چیز کے بارے میں سنتا ہے اس کو دیکھنے کا بھی بڑا آرزومندا اور لاچی بن جاتا ہے اور جس چیز کو دیکھتا ہے اس کی یاد اور اثر دل میں گھر کر لیتا ہے ریڈ یو پرفیم گانیں اور اس کے پروگرام سننے سے دل میں سینما بینی کا شوق پیدا ہوتا ہے آخر کار عورت اور مردوں کے ہجوم میں گھس کر وہاں ایمان سوزھلی بے حیائی، عریاں تصاویر، ناچ گانیں اور برا گیوں کے پروگرام دیکھنے لگتا ہے ہمارے معاشرے میں بڑھتی ہوئی بے حیائی، بے پردگی نئی نئی فیشن، آزادی اور بد کاری کا ایک بڑا سبب یہ گانیں اور سینما ہے۔

تہذیب اور تفریح کے نام سے یا بہانے سے برا بیاں دیمک کے مانند کھارہ ہی ہیں یہ ایسے زخم ہیں جو انسانیت شرافت و اخلاق اور ایمان کو اندر سے آہستہ آہستہ کھا کر کھو کھلا کر کے انسان کو بے شرم بے خوف اور بے جان بنارہے ہیں مگر ہائے افسوس! آج کا تعلیم یافتہ مہذب آدمی چاہے وہ کسی مذہب اور قوم سے تعلق رکھتا ہو ایسے مورڈن زمانے کی تہذیب سمجھ رہا ہے ایکٹر اور ہر وہیں کی تصاویر یہ دیکھنے کا آرزومندا اور ان کے حالاتِ زندگی پڑھنے کا مشتاق ہو گیا ہے۔

حضرت مولانا احمد اشرف صاحب راندیری[ؒ] فرماتے ہیں سینما دیکھنا مرد عورت دونوں کے لیے جائز نہیں ہے پھر عروتوں کو ساتھ لے جانا سخت بے حیائی اور دیوبیٹی کا کام ہے سینما کے اندر عشق بازی چوری لوث پھاٹ مکروہ فریب اور بے شرمی کے مناظر ہوتے

ہیں اس کی وجہ سے مرد عورتوں کے اخلاق پر براثر پڑتا ہے جس کا آج تلخ تجربہ بہت شدت سے ہو رہا ہے شریعت کے خلاف کام کرنے سے ہوشیاری پیدا ہونے والی نہیں ہے لہذا اس سے بچوں تو بکرو اور اسلامی تعلیم کے مطابق عمل کر کے دنیا و آخرت کی حقیقی کامیابی حاصل کرو۔

قرآن پاک میں حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم تم کو جس بات کا حکم کرے اس پر عمل کرو اور جن کاموں سے منع کرے اس سے دور رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔

سینما صرف ایک گناہ نہیں ہے بلکہ بہت سارے گناہوں کی اصل ہے لہذا اس کا تھیڑ کھونا پیشہ کرنا دیکھنے جانا سب حرام اور گناہ کے کام ہیں ہاں جس میں یہ انتظام ہو کہ عورتوں کی تصویریں نہ دیکھائی جاویں موسیقی نہ بجے عورتوں اور مردوں کا اختلاط نہ ہو اور اس میں صرف یادگار عمارت پہاڑوں با غ نہ ہو دریا وغیرہ قدرتی مناظر دکھائے جائے تو اس کو دیکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن ایسا نظم و انتظام کہاں ہو سکتا ہے؟ خدا پاک بچائے اور اچھی سمجھ عطا فرمائے آمین۔ (فتاویٰ اشرفی، گجراتی)۔

ریڈ یو اور اس کا استعمال:

گھروں میں ریڈ یو کھانا جائز نہیں ہے آدمی اس سے اچھا فائدہ اٹھا سکتا ہے جسے قرآن شریف کی تلاوت سننا دینی اخلاقی پروگرام سننا ملک وغیر ملک کی خبریں سننا معلومات حاصل کرنا مال کے دام جانا وغیرہ سب جائز ہیں لیکن اس سے گانا سننا اخلاق بگاڑنے والے پروگرام سننا جائز نہیں ہے۔

ریڈ یو خود باجا (گیت کا آلہ) نہیں ہے یہ تو صرف دوسرے کی آواز کھینچ لا کر تمہیں سناتا ہے اس لیے اگر تم جائز کام میں استعمال کرو گے تو رکھنا جائز ہے اور ناجائز کام میں استعمال کرو گے تو حرام ہے لہذا اس سے ناجائز فائدے نہ اٹھائے۔ (فتاویٰ اشرفی، گجراتی)۔

مفہومی ترقی عثمانی (دامت بر کا تمہم) لکھتے ہیں کہ ہمارے معاشرے میں بہت سی برا بیاں ایسی رواج پائی ہیں کہ گھر گھر ان کا چلن دیکھ کراب دلوں سے ان کی برائی ہونے کا احساس بھی مٹ رہا ہے انہی برا بیاںوں میں سے ایک بُرائی موسیقی اور طاؤس، رباط کا عام استعمال ہے جس کی آوازوں سے آج کانوں کو بچانا مشکل ہو گیا ہے ایک زمانہ تھا جو شخص گانے بجانے کا پیشہ اختیار کرتا وہ ”میراتی“، کہلاتا تھا اور معاشرے میں اسے کوئی باعزت مقام نہیں ملتا تھا لیکن آج اس پیشہ کو اختیار کرنے والا ”فن کار“ کہلاتا ہے اور دولت و شہرت کے باسم عروج تک پہنچتا ہے ایک وقت تھا کہ جو کوئی مسلمان ساز و سر و دکا شوقین ہوتا وہ اکثر چھپ چھپ کر یہ اپنا شوق پورا کرتا اور کبھی اس کے دل میں نہ امت کا احساس بھی پیدا ہو جاتا تھا لیکن اب اپنے اس ذوق پر نہ امت تو کیا ہوتی الٹاخ فخر محسوس کیا جاتا ہے۔

قیام پاکستان سے پہلے وہ واقعات اب بھی یاد ہوں گے کہ جب بھی کسی غیر مسلم کی طرف سے مسجد کے سامنے آلاتِ موسیقی کے استعمال کی غلطی سرزد ہو جاتی تو مسلمان اسے مسجد کے قدس پر حملہ قرار دے کر اس اقدام کے خلاف برس پیکار ہو جاتے اور جان تک دینے سے دریغ نہ کرتے تھے لیکن آج وہی مسلمان یا ان کے فرزند عین نمازوں کے اوقات میں مسجد کے سامنے فخش فلمی گانے بجا تے ہیں اور کسی کے کان

پر جوں نہیں رینگتی۔

اسلام خشک زندگی کو پسند نہیں کرتا

سرکارِ دوام صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو واضح الفاظ میں ہدایت فرمادی کہ ”والھو والعبوا فلئی اکرہ ان بیری فی دینکم غلظۃ۔ کھلیو کو دوسرا لیے کہ میں پسند نہیں کرتا کہ تمہارے دین میں سختی، یعنی خشکی، نظر آئے، اور ایک حدیث میں ارشاد ہے: رُوْحُوا الْقُلُوبُ سَاعَةً فَسَاعَةً، یعنی اپنے قلوب کو وقتاً فوتاً آرام دیا کرو، مگر پھر اقوال و اعمال سے یہ بھی بتادیا کہ کس قسم کے کھیل کو دو تفریحات کی گنجائش ہے، مثلاً: ایک یہ کہ تیرکمان سے کھلیو، دوسرے یہ کہ اپنے گھوڑے کو سکھانے اور مانوس کرنے کے لیے اس سے کھلیو، تیسرا اپنے بیوی کے ساتھ کھلیو، چنانچہ تیر اندازی اور گھوڑے کو سدھانا جہاد میں داخل ہے اور بیوی کے ساتھ ملاعبت تو والدو تسل کے مقصد کی تکمیل ہے بہر حال کتب فقہ اور حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کھیل بدن کی دریش کے لیے یا صحت و تدرستی کو باقی رکھنے کے لیے یا کسی دینی یاد نیوی ضرورت کے لیے یا کم از کم تکان دور کرنے کے لیے ہو وہ شرعاً مباح ہیں۔ (اسلام اور موسیقی)۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ ایک اہم مضمون میں لکھتے ہیں کہ گیت سنگیت موسیقی شیطان کی روح کا خوراک ہے، اس سے انسانی روح خوش نہیں ہوتی، نفس خوش ہوتا ہے انسان کی بہت سی خواہشات خلاف فطرت ہیں اسلام میں اس کی ممانعت ہے انسانی روح کی غذا ”اللہ کی یاد“ ہے۔

خوش الحانی سے کوئی اچھی نظم، نعمت پڑھنا، سنتا انسانی فطرت کے موافق ہونے

سے، بعض شرطوں کے ساتھ جائز ہے، جیسے کہ (۱) پڑھنے والا کھلے عام گناہ کرنے والا نہ ہو (۲) ڈارہی مونچھ نہ لکھ ہو ایسا نوجوان لڑکا نہ ہو (۳) عورت نہ گاتی ہو (۴) جو اشعار پڑھے جاتے ہیں وہ خلاف شریعت نہ ہوں یعنی کفر، شرک، بدعت اور معصیت کے بارے میں ترغیب نہ ہو (۵) میوزیک اس کے ساتھ نہ ہو۔

اگر کوئی عورت تہائی میں یا عورتوں کی مجلس میں ایسے اشعار حمد و نعمت ترجمہ سے پڑھے جہاں کوئی اجنبی نامحرم مرد نہ ہو تو جائز ہے، آج کل عشق محبت کے گانے خواہشات ابھار کر گناہوں کی رغبت دلانے والے گانے سنتا بالکل حرام ہے، عورتوں کے لیے بھی اور مردوں کے لیے بھی حدیث شریف میں ایسے ہی سُر (آواز) کے لیے فرمایا گیا ہے کہ وہ دل میں نفاق (بے ایمانی) پیدا کرتا ہے۔

گانانہ کی للت (بری عادت چھورنے کے لیے ہمت کی بھی ضرورت ہے اس میں دو چیز مددگار بننے گی (۱) قبر اور حشر میں گناہ پر ہونے والی سزا کا خیال کرنا اور (۲) دوسری چیز حق تعالیٰ سے نہایت عاجزی اور گریہ زاری سمیت دعا کرتا رہے ان شاء اللہ اس بری عادت سے آہستہ آہستہ چھکھا را مل جائے گا۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل)۔

خلافے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی انمول باتیں:

☆ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مومن کے لیے اتنا علم کافی ہے جس کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے، خراب دوست سے تہائی بہتر ہے اور نیکوں کی صحبت میں بیٹھنا تہائی میں رہنے سے بہتر ہے۔

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں خدا پاک اس آدمی پر حرم

فرمائے جو میرے عیوب سے مجھے مطلع کرے، سب سے زیادہ بڑی آواز دو ہیں (۱) گیت سنگیت کی آواز (۲) میت پروجہ کر کے روئے کی آواز۔

☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: سلمان کی ذلت اپنے دین و مذہب سے غافل ہو جانے میں ہے، خدا پاک کے سو اخلاقوں میں سے کسی سے امید نہ رکھ اور اپنے گناہ کے سواد و سرے کسی سے خوف نہ کر۔

☆ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: دنیا میں گناہوں کی سزا یہ ہے: (۱) عبادت میں سستی (۲) روزی میں بیگنی (۳) لذت میں کمی محسوس کرنا، گناہوں پر شرمندگی سے گناہوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور عبادت پر خرچ و غرور کرنے سے عبادت کا ثواب مت جاتا ہے۔

دل کی حالت چھ باتوں سے خراب ہوتی ہے:

(۱) توبہ کے بھروسہ پر گناہ کرنے سے (۲) علم حاصل کر کے اس پر عمل نہ کرنے سے (۳) اخلاص کے ساتھ عبادت نہ کرنے سے (۴) اللہ کی نعمتوں سے متعین ہو کر اس کے حکم کے مطابق نہ چلنے سے (۵) اللہ تعالیٰ نے جس حالت میں رکھا ہواں پر رضا مند اور مطمئن نہ رہنے سے (۶) موت کو یاد کر کے اس سے عبرت و سبق حاصل نہ کرنے سے۔ بزرگ تابعی حضرت حسن بصریؓ۔

حضرت کعب احبارؓ فرماتے ہیں: مومن کے لیے شیطان سے حفاظت حاصل کرنے کے لیے تین قلعے ہیں: (۱) مسجد (۲) اللہ پاک کا ذکر (۳) قرآن مجید کی تلاوت۔

سات دعائیں:

دل کی حالت درست کرنے کے لیے از حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ:

(۱) ربنا لا تزغ قلوبنا بعد إذ هديتنا، وهب لنا من لدنك رحمة إنك أنت الوهاب . ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہمارے دلوں کو ہدایت دینے کے بعد سیدھے راستے سے محروم نہ کر، بے شک آپ بڑے دینے والے ہیں۔

(۲) اللہم آتِ نفسی تقواها وزکها أنت خیر من زکها ، أنت ولیها و مولاها .

اے اللہ! میرے نفس کو پرہیز گاری عطا فرم اور اس کو پاک کر دے، آپ سب سے بہتر پاک کرنے والے ہو، آپ ہی اس کے مالک اور مردگار ہو۔

(۳) اللہم حبب إلينا الإيمان ، وزينه في قلوبنا و كره إلينا الكفر والفسق والعصيان واجعلنا من الراشدين .

ترجمہ: اے اللہ ہمارے دلوں میں ایمان کی محبت ڈال دے، اور ہمارے دلوں میں اس کو مزین کر دے، کفر اور گناہوں کے بارے میں ہمارے دلوں میں نفرت پیدا کر دے اور ہم کو ہدایت حاصل کرنے والے لوگوں میں شامل فرمائے۔

(۴) اللہم واقیة كواقية الوليد . اے اللہ ! میری ایسی حفاظت فرماء،

جس طرح مال اس کے چھوٹے بچکی حفاظت کرتی ہے۔

(۵) اللہم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطهرين ،
واجعلنی من عبادک الصالین ، واجعلنی من الذين لا خوف عليهم ولا
هم يحزنون .

اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنادے، اور مجھے پاک صاف لوگوں
میں شامل فرماؤ، اور مجھے تیرے نیک بندوں میں سے بنادے، اور مجھے ایسے لوگوں میں
سے بنادے جن کو کوئی خوف اور غم نہ ہوگا۔

(۶) يا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک . اے دلوں کے
پھرے والے میرے دل کو اپنے دین پر مضبوطی کے ساتھ تھام رکھ۔

(۷) يا حسی یا فیوم بر حمتک أستغیث . أصلح لی شائی کله ،
ولا تکلنى إلی نفسی طرفۃ عین . اے وہ ذات جوزنده اور سب کی حفاظت
کرنے والا اور دیکھ بھال رکھنے والا ہے، میں تیری رحمت کی مدد چاہتا ہوں، میری تمام
حالت درست فرمادے اور مجھے پلک پھکنے کے برابر بھی میرے نفس کے حوالے نہ کر۔
(آمین یارب العلمین)۔

حضرت مفتی رضا الحق صاحب (دامت برکاتہم) فرماتے ہیں:

☆ شادی اور خوشی کے موقع پر اچھے اشعار خوش آوازی سے بلازم امیر کے پڑھنا
درج ذیل چند شرائط کی رعایت کرتے ہوئے جائز ہوگا اور نہ نہیں۔ شرائط ملاحظہ کیجیے:
(۱) مرد و عورت کا اختلاط نہ ہو۔

(۲) گانے والی عورتیں نہ ہوں۔

(۳) گانہ خلاف شرع نہ ہو مثلاً کفر و شرک وغیرہ کے الفاظ نہ ہو۔

(۴) گانہ شہوٰتی یہ جان پیدا کرنے والا اور مخرب اخلاق نہ ہو۔

(۵) گانے کی محفل میں شراب وغیرہ نہ ہو۔

(۶) گانے بجانے کے آلات نہ ہوں۔

(۷) اس قسم کی محفل میں اتنا انہاک نہ ہو کہ فرائض، واجبات وغیرہ سے کوتا ہی
ہونے لگے۔

اگر ان مذکورہ بالا شرائط کی پابندی ہو سکتے تو ہی اجازت ہے ورنہ اجازت نہیں
اور عام طور پر لوگ ان شرائط کا لحاظ نہیں رکھتے ہیں بنا بریں اجتناب کرنا چاہئے۔

☆ دعوت و لیمہ میں مکرات ہوں مثلاً: گانا، بجانا، ویڈ یوگیمیرہ، عورتوں اور
مردوں کا اختلاط وغیرہ ہوں تو ایسی دعوتوں میں شرکت کی گنجائش نہیں ہے۔

کتاب الفتاوی میں ہے:

گانا، بجانا، ویڈ یوگرافي، نیز فوٹوگرافي، گناہ اور معصیت ہے اور حس دعوت میں
معصیت کا ارتکاب ہواں میں شرکت جائز نہیں، مشہور فقیہ علامہ شامیؒ نے اپنے زمانہ
میں فسق و فجور کی کثرت کو دیکھتے ہوئے لکھا ہے کہ ہمارے زمانہ میں جب تک معلوم نہ ہو
کہ دعوت میں معصیت و بدعت نہیں ہوگی، اس وقت تک اس میں شرکت نہیں کرنی
چاہئے۔ ہمارے اس عہد میں تو بدرجہ اولیٰ جب تک ایسی دعوتوں کے مکرات سے خالی
ہونے کا طمینان نہ ہو جائے، شرکت نہیں کرنی چاہئے، اگر سماج کے سمجھدار اور باشمور
لوگ اپنے آپ کو ایسی دعوتوں سے دور کھیں تو شاید معاشرے کی کچھ اصلاح ہو سکے۔

☆ نظم کے ساتھ دف بجانے کا حکم:

احادیث اور فقہاء کی عبارات کی روشنی میں پتا چلتا ہے کہ دف جن موقع میں ثابت ہے ان موقع میں دف کا استعمال جائز اور درست ہے، چنانچہ عیدین اور شادی، خوشی کے موقع پر دف بجانا ثابت ہے بنابریں نظم و نعت شادی وغیرہ کی تقریبات میں پڑھی جاتی ہو تو اس میں دف کی اجازت ہو گی ورنہ عام حالات میں اجازت نہیں، نیز دف سے وہ دف مراد ہے جس میں جلا جل یعنی گھنگر و نہ ہو۔ نیز قاعدة موسیقی پر نہ بجا لیا جائے۔

☆ موبائل میں گھنٹی کی جگہ کلماتِ مقدسہ رکھنے کا حکم:

موبائل میں قرآنی آیات اذان نیز ذکر واذا کار اور پندرو نصائح کے کلمات وغیرہ گھنٹی کی جگہ رکھنا اور استعمال کرنا جائز اور درست ہے۔ البتہ اس بات کا خیال رہے کہ آیتِ کریمہ پوری ہو جائے پھر فون کا جواب دیا جائے، اگر یہ اہتمام نہیں ہو سکتا ہو تو پھر قرآنی آیات استعمال نہ کرے، نیز بیت الحلاء داخل ہونے سے پہلے فون کو ساکت (silent) کر دے تاکہ مقاماتِ نجاست میں کلماتِ طیبہ کی بے ادبی نہ ہو اس کے اہتمام کی بہت ضرورت ہے۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔ (فتاویٰ دارالعلوم زکریا، جنوبی افریقہ)۔

☆ موبائل کے بارے میں مراد آباد کے مشہور مفتی محمد سلمان صاحب منصور پوری مدظلہ تحریر فرماتے ہیں کہ موبائل بلا مبالغہ بہت سی لغویات کا مجموعہ بن گیا ہے مثلاً: ریڈ یو، ٹیپ رکارڈ، ویڈ یو، کیمرو، ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ کی تمام سہولتوں پر مشتمل ہے

اور قسمی اوقات کو بر باد کرنے اور معاصی و منکرات میں مبتلا ہونے کے پرکشش اسے اس چھوٹے سے آلمہ میں ہمہ وقت دستیاب ہیں، مالدار گھرانوں کے بے خبر اور ناواقف نوجوانوں کو بگاڑنے میں موبائل کا بھی بڑا اہم کردار ہے، چلتے پھرتے گانوں کی ساعت انٹرنیٹ پر معصیت آمیز تفریحات اور لغو و بے فائدہ کھلیوں میں مشغولی، یہ سب منکرات موبائل پر ہو رہے ہیں۔ (مسائل موبائل کی تمہید)۔

گانوں کا شکر

انسان کے لیے اللہ تعالیٰ کی عطا فرمائی ہوئی نعمتوں میں سے اہم نعمت اس کے دونوں کان بھی ہیں، جن سے وہ سننے کا کام لیتا ہے، ان کا شکر یہ ہے کہ ان سے ایمان کی باتیں سننے، اور سن کر حلال و حرام پہچانے، ان کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک حالات، صحابہ کرامؓ کے واقعات، ان کے مجاہدانا کارنا میں سے، بزرگوں کے حالات اور ان کے واقعات سننے اور سکرپٹ پنے ایمان کو مضبوط بنائے۔

قرآنؓ کریم نے ایسے کان والوں کی تعریف کی ہے۔ چنانچہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے: فبشر عبادَ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ لِقَوْلِهِ فَيَتَبَعُونَ أَحْسَنَهُ، أَوْ لَئِكَ الَّذِينَ هُدِيَّ هُمُ اللَّهُ وَأَوْلَئِكَ هُمُ أُولُوا الْأَلْبَابُ، سوآپ میرے ان بندوں کو خوشخبری سنادیج ہے جو اس کلامِ الہی کو کان لگا کر سنتے ہیں پھر اس کی اچھی اچھی باتوں پر چلتے ہیں، یہی ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی جو اہل عقل ہیں۔ (سورہ زمر)۔

کامیابی کا رستہ انہی کو ملا ہے کیونکہ انہوں نے عقل سے کام لے کر توحید خالص اور انابت الی اللہ کا راستہ اختیار کیا، حکم پر چلنا کہ اس کو کرتے ہیں اور منع پر چلنا کہ اس کو

نہیں کرتے، اس کا کرنا نیک ہے، اس کا نہ کرنا نیک ہے۔ (موضع القرآن)۔

گانا سننا؛

خلیفہ شیخ زکریا مولانا عبدالرحیم متلا صاحب^ر لکھتے ہیں کہ کانوں کی ناشکری وہ چیز بھی ہے جو ہمارے زمانہ کو گویا تہذیب میں داخل ہے، اور جس کا آج کل عام رواج ہو چکا ہے یعنی گانا سننا، ہمارے اس بے دینی کے دور میں یہ وبا ایسی پسندیدہ اور مرغوب بنی ہوئی ہے کہ بہت کم مکانات، اور بہت کم گلیاں اس سے خالی ہیں بلکہ اب تو نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ ٹرینوں اور بسوں میں اس کا آلہ (ریڈیو) ساتھ ہوتا ہے اور تھوڑی دریبھی اسکے بغیر صبر آنا مشکل ہے حالانکہ ہمارے اکابر نے اس سے اسقدر نفرت کی ہے کہ ہمارے اذہان تو شاید اس کو سمجھ بھی نہیں سکتے۔

چنانچہ روایت میں آتا ہے، ایک مرتبہ حضرت نافع سیدنا ابن عمر^ر کے ساتھ بازار میں تھے کہ بانسری کی آواز آپ کے کان میں پڑی، تو آپ نے دونوں کانوں میں انگلیاں ڈال دیں اور راستہ کترناک دوسرے رخ ہو گئے جب نکل گئے تو حضرت نافع سے (جو اس وقت نابالغ تھے) دریافت فرمایا اب بھی کچھ سنائی دیتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں، تب آپ نے کانوں سے انگلیاں ہٹائیں اور فرمایا کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، تو ایسی ہی آواز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں میں پڑی تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا، بالکل اسی کے مشابہ ہمارے حضرت اقدس شیخ الحدیث مفتی فیض ہم نے اپنی ایک صاحبزادی کے متعلق سنایا کہ جب وہ بالکل بچی تھی تو جب گانے کی آواز آتی، وہ اپنے دونوں کانوں میں انگلیاں ڈال لیتیں

اور یہ کہتیں کہ یہ شیطان بول رہا ہے۔

اس قصہ سے اندازہ ہو گیا کہ ہمارے اسلاف کے نزدیک یہ چیز کس قدر قابل احتراز تھی، لیکن ہماری حالت یہ ہے کہ ہمارے لیے یہ اوقات گزارنے کا سامان اور دل خوش رکھنے کا ذریعہ ہے، ہمارے ایک محترم دوست نے بتلایا کہ میں ایک مرتبہ سفر میں تھا، رات کے آخری حصہ میں ایک مسلمان کو میں نے دیکھا کہ وہ ریڈیو پر گانا سن رہا ہے میں نے اس سے کہا کہ اتنا مبارک وقت ایسے بے کار اور ناجائز کام میں صرف کر رہا ہے، یہ تو اللہ کی یاد کا، اس سے اپنی حاجتیں طلب کرنے کا وقت ہے اس پر اس نے جواب دیا کہ انسان کو ہر وقت ہر حال میں خوش رہنا چاہئے اور خوشی اور سرور پیدا کرنے کے لیے یہ بہتریں چیز ہے، کبھی تو ہمارے اسلاف کے یہاں خوشی اور سرور پیدا کرنے کے لیے قرآن پاک کی تلاوت تھی، تسبیح و تہلیل اور ذکر اللہ کی کثرت تھی، لیکن اب مقدار سے یہ چیزیں ہمارے لیے رہ گئیں۔

اور اس کے باوجود طرہ یہ کہ ہم رونارو تے ہیں اپنی پریشانیوں کا اپنی مغلوبیت کا، اپنی ذلت و رسوانی کا، اور ہم خواہاں ہیں اپنی صلاح و فلاح کے، اپنے بدخواہوں پر غلبہ کے، اسلام اور مسلمانوں کی سربلندی کے، اس کے لیے سوائے اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ کوئی شخص جو بکرا گرگی ہوں کی آس لگاتا ہے تو دنیا سے بے وقوف کہتی ہے اس لیے ہم جیسا کر رہے ہیں ویسا ہی بھرنا پڑے گا، واللہ المستعان۔

کانوں کی ناشکری؛

پچھے مذکورہ چیزوں کے علاوہ، بالکل بر عکس غیبت سننا، چغلی سننا، دوسروں کے

عیوب سننا، گانسننا وغیرہ امور کا نوں کی ناقدری اور ناشکری ہے، ان میں سے ہر ایک سے ہمیں منع کیا گیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْؤُلًا﴾۔ (بنی اسرائیل)۔

بے شک کان اور آنکھ اور دل ہر شخص سے ان سب کی بابت قیامت کے دن پوچھ ہوگی، اس لیے بے تحقیق بات پروثوق کر کے اس عمل درآمد مت کر۔ (تفسیر موضع القرآن)۔ علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اس آیت کے فوائد میں تحریر فرماتے ہیں کہ آدمی کو چاہئے کہ کان، آنکھ اور دل و دماغ سے کام لے کر اور بقدر کفایت تحقیق کر کے کوئی بات منہ سے نکالے یا عمل میں لائے، سنبھالنے باقی پر بے سوچ سمجھے یوں ہی انکل پیچ کوئی قطعی حکم نہ لگائے یا عمل درآمد شروع نہ کر دے، اس میں جھوٹی شہادت دینا، غلط تہذیب لگانا، بے تحقیق چیزیں سن کر کسی کے درپے آزار ہونا یا بعض وعداوت قائم کر لینا، باب دادا کی تقلید یا رسم و رواج کی پابندی میں خلاف شرع اور ناحق باقی کی حمایت کرنا، آن دیکھی یا آن سنبھالنے کو دیکھی یا سنی ہوئی بتلانا، غیر معلوم اشیاء کی نسبت دعویٰ کرنا کہ میں جانتا ہوں یہ سب صورتیں اس آیت کے تحت میں داخل ہیں، یاد رکھنا چاہئے کہ قیامت کے دن تمام قوی کی نسبت سوال ہو گا کہ ان کو کہاں کہاں استعمال کیا تھا بے موقع تو استعمال نہیں کیا؟ (پ ۵، سورہ بنی اسرائیل، حاشیہ نمبر ۵)۔

شکر گزر بننے کا طریقہ

مولانا عبد الرحیم متألا صاحبؒ فرماتے ہیں کہ تھوڑے غور و فکر سے یہ تحقیقت واضح ہو کر سامنے آتی ہے کہ حق تعالیٰ کی بے پایاں نوازوں کا شکر ہم پرس قدرا جب

ہے؟ اور اعضاء جوارح سے کس طرح ہم ان نعمتوں کا شکر ادا کر سکتے ہیں؟ تو بھائیوں درحقیقت حق تعالیٰ کی مرضیات پر چلتا اور نامرضیات سے اپنی حفاظت کرنا ہی ان کا شکر ہے۔

☆ ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان پر عمل کرنا اور کار بند ہونا کیسے سہل و آسان ہو جائے؟ اور طبیعت اس کی خونگاری اور عادی کیسے بن جائے؟ تو معلوم ہونا چاہئے کہ تمام اعمال کا مدار قلب کی صلاح پر موقوف ہے لہذا سب سے اہم اور ضروری عمل یہ ہے کہ محنت و مجاہدہ کے ذریعہ قلب کی اصلاح کو مقدم کیا جائے۔ عبادت اور اطاعت کے ذریعہ اس میں حق تعالیٰ کی محبت اور اس کی عظمت پیدا کی جائے، دنیا کی ہر چیز ایک محنت کو چاہتی ہے اور معمولی سے معمولی مقصد بھی محنت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا اور یہ تو ایسا عظیم مقصد ہے، جس کے حصول کے لیے ہر طرح کی جدوجہد، سعی و عمل کی ضرورت ہے خواہ اس راستے میں سب کچھ قربان کر دینا پڑے، اس کے لیے جو محنت شروع کی جائے گی، ابتداء میں اگر چوہ نفس پر شاق ہو گی لیکن اگر کچھ دنوں مشقت کو برداشت کر لیا گیا تو ان شاء اللہ رفتہ رفتہ قلب اس کا خونگار ہو جائے گا، اور یہ سارے مجاہدات طبیعت ثانیہ بن جائیں گے اور اس کے پھل ان شاء اللہ اچھے ہوں گے، جیسے جب کسی گھوڑے پر ابتداء سواری کرتے ہیں تو وہ اس کے لیے تینار نہیں ہوتا، اس سے بدلتا ہے اور اپنے آپ کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے، وہ نہ اس کو پسند کرتا ہے کہ کوئی اسے لگام اور زین کا پابند بنائے، اس لیے کہ اب تک وہ آزادی کا عادی رہ چکا ہے اس کے مزے اڑاچکا ہے اس طرح کی پابندی اس پر شاق ہے اور ہونی بھی چاہئے، لیکن محنت و مشقت سے جب اس کو اس کا عادی و خونگار بنا لیا جاتا ہے، تو پھر لگام وزین اس کی طبیعت ثانیہ بن

جانی ہے اس کے بعد اگر اس کو لگام وزین سے آراستہ کر کے چھوڑ دیا جاتا ہے، تب بھی وہ کھڑا رہتا ہے، بھاگنے اور بد کرنے سے گریز کرتا ہے بلکہ بہت سے خطرات و ہلاکتوں سے وہ اپنے سوار کو اپنی جان کی بازی لگا کر بچالیا کرتا ہے ٹھیک اسی طرح یہ قلب بھی محنت و مشقت ہی سے سہی، لیکن جب اخلاق عالیہ اور اوصاف حمیدہ کا خوگر ہو جائے گا تو مرضیات باری تعالیٰ عز اسمہ پر عمل کرنا اس کے لیے سہل ہو جائے گا اور دنیا و عقبی کی بہت سی ہلاکتوں نیز پر خطر گھاٹیوں سے اپنے آپ کو صحیح و سالم بچا کر لے جائے گا... لیکن اس کے لیے ضرورت ہے صاحب سلسلہ قدسی حضرات کی معیت اور صحبت اختیار کرنے کی جو خوب بھی ریاضتوں اور مجاہدات کے ذریعے اپنے کو سنوار چکے ہوں، اپنے قلب کو جملہ رذائل خصوصاً حبِ مال اور حبِ جاہ سے پاک و صاف فرمائچکے ہوں، اخلاق عالیہ کا اپنے قلب کو خوگر بنا چکے ہوں، جذرِ قلب کو مساواۃ اللہ سے پاک فرمائچکے ہوں، اس میں حبِ الہی اور عشقِ الہی کا چراغ روشن کر چکے ہوں، جن سے وہ خود بھی جل رہے ہوں، اور زبانِ حال سے دوسروں بھی اس طرح اس کی دعوت دے رہے ہوں ...

اگر اس کو اپنالیا گیا تو مقصد میں بہت جلد ان شاء اللہ تعالیٰ کا میابی حاصل ہو جائے گی، یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے، کوئی بدعت نہیں ہے، یہ افیون کاچکہ دیکر تھپک تھپک کر لوگوں کو سلا دینا نہیں ہے، بلکہ امت میں ابتداء سے اب تک اس کا رواج چلا آرہا ہے جس کو ہر دور میں امت کے لاکھوں، کروڑوں افراد نے اپنایا، اور اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے، اور یہ ایک روشن حقیقت ہے، جیسے حکیم مطلق مالک الملک نے بھی بیان فرمایا: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ ، وَ كُوْنُوا مَعَ الصَّادِقِينَ - اے ایمان

والو! اللہ سے ڈردار پچوں کے ساتھ رہو، اللہ کے پے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں بھی یہ مضمون بکثرت وارد ہے، ان سب کے باوجود اگر کوئی اسے پرانے خیالات سے تعبیر کرے، اسے دقائقِ نویست بتلائے، ایسے اہم کام میں مشغول ہونے والوں کو زمانہ کے احوال سے ناواقف خشک مزاج بتلائے۔ وہ خود قرآن و حدیث سے نآشنا ہے، اس کے صاف اور روشن حقائق کو نظر انداز کرنے والا ہے۔

بہر حال خلاصہ کلام یہ ہے کہ اعضائے جسمانی قلب کے تابع ہیں، اور اس کے خدمت گار ہیں اور قلب انسانی اصل ہے، اس لیے اعضائے جسمانی کی اصلاح کے لیے اصل یعنی قلب کی اصلاح کی جائے تاکہ فرع کی اصلاح خود بخود ہو جائے اور اصل کی اصلاح کا بہترین راستہ کسی صاحبِ دل متبعِ سنت مرشد کی غلامی اختیار کر لینا ہے۔

☆ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ ساری نیکی چار چیزوں میں ہے کلام، سکوت، نظر، حرکت، پس ہروہ کلام جو ذکر اللہ نہ ہو بیہودہ ہے اور ہروہ سکوت کہ فکر میں نہ ہو، فراموشی ہے، اور ہر نظر کہ عبرت کا سبب نہ ہو غفلت ہے اور ہر حرکت کہ عبادت کے لیے نہ ہو مستی ہے۔ حتم فرمائے اللہ اس بندہ پر کہ اس کا کلام ذکر ہو اور سکوت فکر ہو، اور نظر عبرت ہو اور حرکت عبادت ہو۔ (ارشادِ الملوك)۔

سہار نپور خانقاہ میں ایک اہم اعلان:-

حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ ماہ مبارک میں بہت ہی اہتمام سے یہ بات بار بار فرماتے تھے کہ میرے پیارو! میرے یہاں ماہ مبارک گزارنے کے لیے کوئی اصول اور کوئی ضابطہ نہیں ہے، اصول اور ضابطہ صرف ایک ہے اور وہ یہ کہ کوئی کسی سے فضول

بات نہ کرے، جب تک طبیعت حاضر ہو، قرآن پاک کی تلاوت میں مشغول رہے، ذکر و اذکار، تسبیح و تہلیل کرتا رہے جب طبیعت ساتھ نہ دے تو سوجائے، لیکن کسی سے بے ضرورت بات نہ کرے۔

جن حضرات کو ماہ مبارک شہار نپور گزارنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے وہ حضرت اقدس کی اس نصیحت سے خوب واقف ہیں۔ (حقیقت شتر)۔

ایک سچی کہانی:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے ایک کوڑھی، دوسرا گنج، تیسرا اندھا، خداوند تعالیٰ نے ان کو آزمانا چاہا اور ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا پہلے وہ کوڑھی کے پاس آیا اور پوچھا تجھ کو کیا چیز پیاری ہے اس نے کہا اچھی رنگت اور خوبصورت کھال مل جاوے اور یہ بلا جاتی رہے جس سے لوگ مجھ کو اپنے پاس بیٹھنے نہیں دیتے اور گھن کرتے ہیں اس فرشتہ نے اپنا ہاتھ اس کے بدن پر پھیر دیا، اسی وقت چنگا (اچھا) ہو گیا اور اچھی کھال اور خوبصورت رنگت نکل آئی، پھر پوچھا تجھ کو کون سے مال سے زیادہ رغبت ہے اس نے کہا اونٹ سے پس ایک گا بھن (حالمہ) اونٹی بھی اس کو دیدی اور کہا اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے۔

پھر گنجے کے پاس آیا اور پوچھا تجھ کو کوئی چیز پیاری ہے کہا میرے بال اچھے نکل آئیں اور یہ بلا مجھ سے جاتی رہے کہ لوگ جس سے گھن کرتے ہیں فرشتہ نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر پھیر دیا فوراً اچھا ہو گیا اور اچھے بال نکل آئے پھر پوچھا تجھ کو کوئی مال پسند ہے؟ اس نے کہا گائے پس اس کو ایک گا بھن (حالمہ) گائے دیدی اور کہا اللہ تعالیٰ اس

میں برکت بخشنے۔

پھر انہیں کے پاس آیا اور پوچھا تجھ کو کیا چیز چاہئے، کہا اللہ تعالیٰ میری نگاہ درست کر دے کہ سب آدمیوں کو دیکھوں اس فرشتہ نے آنکھوں پر ہاتھ پھیر دیا اللہ تعالیٰ نے اس کی نگاہ درست کر دی پھر پوچھا تجھ کو کیا مال پیارا ہے کہا مکری پس اس کو ایک گا بھن (حالمہ) مکری دیدی، تینوں کے جانوروں نے بچ دئے تھوڑے دنوں میں اس کے اونٹوں سے جنگل بھر گیا اور اس کی گا یوں سے اور اس کی بکریوں سے، پھر وہ فرشتہ خدا کے حکم سے اسی پہلی صورت میں کوڑھی کے پاس آیا اور کہا کہ میں ایک مسکین آدمی ہوں، اسہاب سفر منقطع ہو شکے ہیں، اور آج میرے لیے منزل پر پھو نچنے کا کوئی وسیلہ نہیں سوائے اللہ کی مدد اور تمہارے سہارے، میں اس اللہ کے نام پر جس نے تجھ کو اچھی رنگت اور عمده کھال عنایت فرمائی، تجھ سے ایک اونٹ مانگتا ہوں کہ اس پر سوار ہو کر اپنے گھر پہنچ جاؤں۔ وہ بولا چل یہاں سے دور ہو، مجھے اور بہت سے حقوق ادا کرنے ہیں، تیرے دینے کی اس میں گنجائش نہیں ہے، فرشتہ نے کہا شاید تجھ کو تو میں پہچانتا ہوں، کیا تو کوڑھی نہیں تھا کہ لوگ تجھ سے گھن (نفرت) کرتے تھے اور کیا تو مفلس نہ تھا پھر تجھ کو خدا نے مال عنایت فرمایا، اس نے کہا وہ کیا خوب! یہ مال تو میری کئی پیشتوں سے باپ دادا کے وقت سے چلا آ رتا ہے۔ فرشتہ نے کہا اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجھ کو ویسا ہی کر دے جیسا پہلے تھا۔ پھر گنجے کے پاس اسی پہلی صورت میں آیا اور اسی طرح اس سے بھی سوال کیا اور اس نے بھی ویسا ہی جواب دیا، فرشتہ نے کہا اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجھ کو ویسا ہی کر دے جیسا پہلے تھا۔ پھر انہیں کے پاس اسی پہلی صورت میں آیا اور کہا میں مسافر ہوں بے سامان ہو گیا ہوں آج بجز خدا کے اور پھر تیرے کوئی میرا وسیلہ (سہارا) نہیں

ہے میں اس کے نام پر جس نے دوبارہ تجھ کو نگاہ بخشی تجھ سے ایک بکری مانگتا ہوں کہ اس سے اپنی کارروائی کر کے سفر پورا کروں اس نے کہا بے شک میں اندھا تھا خداوند تعالیٰ نے محض اپنی رحمت سے مجھ کو نگاہ بخشی، جتنا تیرا جی چا ہے لیجا اور جتنا چا ہے چھوڑ جا، خدا کی قسم! کسی چیز سے میں تجھ کو منع نہیں کرتا، فرشتہ نے کہا تو اپنا مال اپنے پاس رکھ مجھ کو کچھ نہیں چا ہے فقط تم تینوں کی آزمائش منظور تھی سو ہوچکی، خدا تجھ سے راضی ہوا اور ان دونوں سے ناراض۔ فائدہ: خیال کرنا چا ہے کہ ان دونوں کو نا شکری کا کیا نتیجہ ملا کہ تمام نعمت چھن گئی اور جیسے تھے دیسے ہی رہ گئے اور خدا ان سے ناراض ہوا دنیا اور آخرت دونوں میں نامدار ہے اور اس کو شکر کی وجہ سے کیا عوض ملا کہ نعمت بحال رہی اور خدا اس سے خوش ہوا۔ (آخری بہشتی زیر حصہ اول، بحوالہ مشکلہ)۔

آخری زمانہ کا سب سے بڑا فتنہ؛

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ اخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اس امت میں خاص نوعیت کے چار فتنے ہوں گے ان میں آخری اور سب سے بڑا فتنہ راگ ورنگ اور گانا بجانا ہوگا۔ (درمنثور، جلد ۶)۔

حسن قراءت کے مقابلوں کا فتنہ

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم قرآن کو عرب کے لب ولجہ اور آواز میں پڑھا کرو، بولہو سو کے نغموں کی طرح پڑھنے اور یہود و نصاریٰ کے طرز قراءت سے بچو، میرے بعد کچھ لوگ آئیں گے جو قرآن کو موسیقی اور نوحہ کی طرح گاگا کر پڑھا کریں گے، قرآن ان کی زبان ہی زبان پر ہوگا حلق سے

بھی نیچے نہیں اترے گا، ان کے دل بھی فتنہ میں بنتا ہوں گے اور ان لوگوں کے دل بھی جن کو ان کی نغمہ آرائی پسند آئے گی۔ (مشکلہ شریف، ص ۱۹۱)۔

عذابِ الٰہی کے اسباب:

حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اس امت میں زمین میں دھنسے شکلیں بگڑنے اور آسمان سے پھر بر سنبے کا عذاب نازل ہو گا، کسی صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسا کب ہو گا؟ فرمایا: جب گانے اور ناچنے والی عورتیں اور گانے بجانے کا سامان ظاہر ہو جائے گا اور شرایب اُڑائی جائے گی۔ (ترمذی شریف، ج ۲)۔

کیا ایسا بھی ہو گا؟

موسیٰ بن ابی عیینی مدنی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وقت تمہارا کیا حال ہو گا جب تمہارے نوجوان بدکار ہو جائیں گے، اور تمہاری لڑکیاں اور عورتیں تمام حدود پھلانگ جائیں گی، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہو گا؟ فرمایا: ہاں! اور اس سے بھی بڑھ کر۔ اس وقت تمہارا کیا حال ہو گا؟ جب نہ تم بھلانی کا حکم کرو گے نہ برائی سے منع کرو گے، صحابہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہو گا؟ فرمایا: ہاں! اور اس سے بھی بدتر اس وقت تم پر کیا نگز رے گی جب تم برائی کو بھلانی اور بھلانی کو برائی سمجھنے لگو گے۔ (کتاب الرقاۃ لابن المبارک، ص ۲۸۲)۔ (عصر حاضر حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے آئینہ میں ازمولانا محمد یوسف لدھیانوی)۔

حدیث کی چند جامع دعا میں ترجمہ کے ساتھ:

(۱) اللہم إنا نسألك العفو والعافية في الدنيا والآخرة . اے اللہ ہم تجھ سے معافی، درگز اور صحت، سلامتی و راحت کا سوال کرتے ہیں۔

(۲) اللہم إنا نسألك الصحة والغففة والأمانة وحسن الخلق والرضاء بالقدر .

اے اللہ ! ہم تجھ سے تدرستی، پرہیز گاری، امانتاری، اور اچھے اخلاق اور تقدیر پر رضامندی کا سوال کرتے ہیں۔

(۳) اللہم مصرف القلوب صرف قلوبنا علی طاعتک .

اے دلوں کو بھیر دینے والے تو ہمارے دلوں کو اپنی فرمان برداری کی طرف پھیر دے۔

(۴) اللہم إنا نسألك الهدى والتقوى والغفاف والغنى . اے اللہ ہم تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور تو نگری کا سوال کرتے ہیں۔

(۵) اللہم أعننا على غمرات الموت وسکرات الموت . اے اللہ ہماری مدفرما موت کی ہوشی اور موت کی سختی پر۔

(۶) اللہم أحسن عاقبتنا في الأمور كلها وأجرنا من خزى الدنيا والآخرة . اے اللہ: تمام کاموں میں ہمارا نجاح، ہتر فرما، اور دنیا و آخرت کی رسوائی سے ہمیں بچا۔

(۷) اللہم إنا نسألك علمًا نافعًا ورزقًا واسعًا وشفاء من كل داء . اے اللہ ! ہم تجھ سے مانگتے ہیں نفع دینے والا علم، کشادہ روزی، اور ہر بیماری سے پوری شفا۔

(۸) اللہم قنَّعْنَا بما رزقتنا وبارك لنا فيه وخالف على كل غائبة لنا بخير . اے اللہ جو تو نے ہم کو دیا ہے اس پر قواعد (خوشی اور سکون) عطا فرم اور اس میں برکت دے اور جو چیز ہم سے غائب ہے تو اس کا گمراہ بن جا۔

(۹) اللہم أعنِي علی ذکرک وشكُرک وحسن عبادتك . اے اللہ ! میری مدفرما اپنی یاد کرنے میں، اپنے شکر کرنے میں، اور اچھی طرح اپنی عبادت کرنے میں۔

(۱۰) رب أَعْطِنِي نفسي تقواه وَزُكْرَهَا أَنْتَ خَيْرٌ مِنْ زَكَاها، أَنْتَ ولِيهَا وَمُولَهَا . اے میرے رب! تو میرے نفس کو اس کے مقدار کا تقویٰ نصیب فرمادے اور اس کو عیوب سے پاک و صاف کر دے تو سب سے بہتر اس کا پاک و صاف کرنے والا ہے تو یہی اس کا کار ساز ہے اور تو یہی اس کا مالک ہے۔

(۱۱) اللہم حاسبِنی حساباً يسيراً . اے اللہ مجھ سے ہلکا اور آسان حساب لینا۔

(۱۲) اللہم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطهرين . اے اللہ مجھے ان میں سے بنا جو بڑے توبہ کرنے والے اور خوب پاکی و صفائی کے عادی ہیں۔

(۱۳) اللہم إني أعوذ بك من الكفر والفقير . اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں کفر سے اور محتاجی سے۔

(۱۴) اللہم توفنا مسلمین و ألحقنا بالصالحين غير خزايا ولا مفتونين .

اے اللہ! ہم کو دنیا سے اسلام پر اٹھانا، اور نیک بندوں کے ساتھ ملا دے کہ نہ رسوآ ہوں اور نہ ان میں سے ہوں جو فتنہ میں مبتلا ہوئے۔

(۱۵) اللہم اجعل القرآن العظيم ربيع قلبي، ونور بصري، وجلاء حزني، وذهب همي . اے اللہ! تو قرآن عظيم کو میرے دل کی بہار، میری آنکھ کا نور، میرے غم کا دور کرنے والا اور میرے فکر کے ازالہ کا سبب بنادے۔

(۱۶) يا حي يا قيوم برحمةك استغث . اے ہمیشہ زندہ رہنے والے سب جہاں کی ہستی کو قائم رکھنے والے تیری رحمت کے طفیل مدحچا ہوں۔

(امتحب من الحزب الاعظم للشيخ ملا علی قاری)

صرف اردو زبان میں آسان دعائیں:-

اللہم صلی علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی إبراهیم وعلی آل إبراهیم إنک حمید مجید، اللہم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی إبراهیم وعلی آل إبراهیم إنک حمید مجید .

اے اللہ! ہمارے گناہوں کو معاف فرماء۔ اے اللہ! ہمیں وہ کام کرنے کی توفیق دے جس سے دین کو فائدہ پہنچے۔ اے اللہ! امت کی اجتماعی اور انفرادی پر بیشانیوں

کو دور فرماء۔ اے اللہ! ہماری اولاد کی حرام اور مشتبہ روزی سے حفاظت فرماء۔ اے اللہ! نفس و شیطان کا غلام بننے سے ہمیں بچا لے۔ اے اللہ! ہمیں مانگنا نہیں آتا مگر تجھے دینا تو آتا ہے اپنے کرم سے تو ہمیں نوازدے۔ اے اللہ! ساری مخلوق تیرا کنبہ ہے اپنے کنبہ پر کرم و رحم فرماء۔ اے اللہ! ہمارا دین سنوار دے جس میں ہمارے ہر کام کی حفاظت ہے۔ اے اللہ! ہمارا کھویا ہوادین ہمیں واپس دے دے۔ اے اللہ! اس امت کو باطل کے زغou سے نجات دے۔ اے اللہ! ہمارے اقدام، اقلام اور اوقات کو قبول فرماء۔ اے اللہ! ہم سب کو تصحیح سمجھ عطا فرماء۔ اے دلوں کو پلٹنے والے ہمارے دلوں کو اپنے دین پر جمادے۔ اے اللہ! ہماری صورت تو نے اچھی بنائی، ہماری سیرت بھی اچھی بنا دے۔ اے اللہ! ہم کو پا کیزہ روزی دے۔ اور پا کیزہ، نیک کاموں میں استعمال فرماء۔ اے اللہ! ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف متوجہ کر دے۔ اے اللہ! ہمارے آپس کے تعلقات کو خوشگوار بنادے۔ اے اللہ! بڑھاپے کے وقت میں ہماری روزی کو وسیع فرمادے۔ اے اللہ! جن کے لڑکے لڑکیاں غیر شادی شدہ ہوں ان کے رشتؤں کا بہتریں انتظام فرماء۔ اے اللہ! ہمارے ماں باپ کی مغفرت فرماء۔ اے اللہ! لوگ مرنے کے بعد غسل دیں گے اس غسل سے پہلے غسل توبہ کی توفیق دے۔ اے اللہ! لوگ ہمیں کفن کا لباس پہنا کیں گے اس سے پہلے تقویٰ کا لباس ہم کو پہنا دے۔ اے اللہ! ہماری جماعتوں کی نقل و حرکت کو قبول فرماء۔ اے اللہ! پیاروں کو شفاعة عطا فرماء۔ اے اللہ! مشکل کاموں میں ہماری مدد فرماء۔ اے اللہ! ڈھانپ لے ہمارے عیوب اور خوف کی چیزوں سے ہمیں بے فکر کر دے۔ اے اللہ! دونوں جہاں کی عافیت اور بھلائی مقدر فرماء۔ اے اللہ! بے اولاد کو نیک اولاد عطا فرماء۔ اے اللہ! دونوں جہاں کی حاجتوں کو پورا فرماء۔ اے اللہ! اپنے حکموں

والی زندگی گزارنے کی توفیق دے۔ اے اللہ ہم نے خواہشات کے میدان میں بہت گھوڑے دوڑائے ہیں، ہم کو معاف فرمادے۔ اے اللہ مسلمان بہو، بیٹیوں کو سکھی سنوار عطا فرما۔ اے اللہ ہمارے گھروں میں نورانی اعمال زندہ فرما۔ اے اللہ قلبِ سلیم عطا فرما۔ اے اللہ بڑی موت سے ہم سب کی حفاظت فرما۔ اے اللہ سکرات کی سختی کو آسان فرما۔ اے اللہ قبر میں سوال کے وقت ہماری مد فرما۔ اے اللہ پل صراط سے گزر نے کے وقت ہماری مد فرما۔ اے اللہ تیرے خزانہ میں جتنا تیر ارجمند و کرم ہے وہ سارا کا سارا مسلمان مردوں اور عورتوں پر بر سادے۔ اے اللہ جتنا تیرے خزانہ میں قہر و عذاب ہے ایسے لوگوں پر بر سادے جن کے دلوں پر تو نے گمراہی کی مہر لگادی ہے۔

وصلی اللہ علی النبی الکریم۔

(آسان دعائیں از حضرت مولانا محمد یوسف صاحب پانپوری دامت برکاتہم)۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مراجع و مصادر

- (۱) تفسیر معارف القرآن؛ حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔
- (۲) احکام القرآن؛ حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔
- (۳) اسلام اور موسیقی؛ حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔
- (۴) تفسیر عثمانی؛ علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ۔
- (۵) تفسیر ماجدی؛ مولانا عبد الماجد دریابادی۔
- (۶) فتاویٰ مفتی اسماعیل بسم اللہ صاحب ڈا بھیلی رحمۃ اللہ علیہ۔
- (۷) فتاویٰ اشرفیہ؛ (گجراتی) مولانا احمد اشرف صاحب راندیہ رحمۃ اللہ علیہ۔
- (۸) فتاویٰ فلاجیہ؛ حضرت الاستاذ مفتی احمد بیکات صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔
- (۹) فتاویٰ رجمیہ؛ مفتی عبدالرحیم صاحب لاچپوری رحمۃ اللہ علیہ۔
- (۱۰) فتاویٰ دارالعلوم زکریا؛ حضرت مفتی رضاء الحق صاحب (دامت برکاتہم)
- (۱۱) ارشاد الملوك ترجمہ امام اسلوک؛ مولانا عاشق الہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ۔
- (۱۲) آپ کے مسائل اور ان کا حل؛ مفتی محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ۔
- (۱۳) عصر حاضر حدیث کے آئینے میں؛ مفتی محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ۔
- (۱۴) اختری بہشتی زیور؛ حضرت حکیم الامت نور اللہ مرقدہ۔
- (۱۵) حقیقت شکر؛ خلیفہ شیخ زکریا، مولانا عبد الرحمن متالا رحمۃ اللہ علیہ۔
- (۱۶) فضائل تبلیغ؛ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ۔
- (۱۷) الحزب العظیم؛ شیخ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ۔
- (۱۸) تعلیم الدین؛ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ۔